سوال

کئی برس تک اپنے والد کے پاس قلیل سی تنخواہ پر کام کیا اوراب علیحدہ ہو کر اپنا کام کرنا والد سے قطع رحمی تو نہیں کہلائیگی

جواب

الحمد للہ

اول :

کمال ایمان میں شامل ہے کہ مسلمان کے لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے دنیاوی معاملہ میں جو کچھ تقسیم کیا ہے یعنی روزی اور کام وملازمت وغیرہ اس پر راضی ہو اور اسے قبول کرے اور نعمت پر شکر کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ :

مسلمان شخص اپنے اوپر والے شخص کو مت دیکھے کہ جسے اللہ نے دنیاوی امور میں اس پر فضیلت دی ہے اسے دیکھتا پھر اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے ،تاکہ اسے اللہ کی نعمت کی قدر ہو سکے

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم میں سے کوئی شخص اسے دیکھے جسے مال اور خلقت میں اس پر فضیلتی دی گئی ہے تو وہ اپنے سے کم تر شخص کی طرف دیکھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6125) صحیح مسلم حدیث نمبر (2963).

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :

" تم اسے دیکھو جو تم سے نیچے ہے ، اور اپنے سے اوپر والے کو مت دیکھو، یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کی قدر کرو گے اسے حقیر نہیں جانو گے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6490) صحیح مسلم حدیث نمبر (2963).

اس کا معنی یہ نہیں کہ اگر وہ اس امر پر راضی نہیں تو امر واقع کے سامنے سر تسلیم خم کردے ، یا پھر دین و دنیا میں اسے اس سے بہتر حاصل ہونا ممکن ہو تو وہ اسی پر گزارا کرے اور اس سے بہتر کی تلاش نہ کرے

نہیں بلکہ اسے اللہ کی تقدیر کو اللہ کی تقدیر سے ہی ہٹانا چاہیے ، تو وہ روزی کے لیے بہتر وسائل تلاش کرے ، اور تقدیر کو اسباب کے ساتھ دور کرے ، یعنی ملازمت اور تجارت اور کام کر کے

دوم :

والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا بہت بڑی نیکی اور اللہ کے قرب کا باعث ہے ، جس سے اللہ سبحانہ وتعالی کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوتی ہے ، اور اسے دنیا و آخرت کی توفیق سے

نوازا جاتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی اس کی بنا پر بندے سے تکلیف و شرور اور گناہ و آزمائش دور کرتا ہے، اور اس کا علم اللہ ہی کو ہے

اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے والد کا حق بہت بڑا بیان کیا ہے، حدیث میں اس کی تصریح کچھ اس طرح ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بیٹا اپنے باپ کا بدلہ اسی صورت میں دے سکتا ہے کہ اگر وہ اپنے والد کو غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1510).

امام نووی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"یعنی وہ والد کے احسان کا بدلہ اور اس کا حق اسی صورت میں کر سکتا ہے کہ وہ اسے خرید کر آزاد کر دے "

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (153/10).

جب آپ اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہیں اور ان کے حق میں کوئی کوتاہی نہ کریں تو آپ کا اپنے والد کے پاس سے نکل کر کہیں اور ملازمت اور کام تلاش کرنے میں ان کے ساتھ قطع تعلقی میں شامل نہیں ہوگا، خاص کر جب آپ کے بیوی بچے اس کے ضرورتمند بھی ہیں کہ آپ کوئی ایسا کام کریں جس میں آپ کو زیادہ فائدہ ہو

ہو سکتا ہے آپ اپنے والد صاحب کے کام کی بجائے کوئی اور کام تلاش کریں تو یہ آپ کے والد کے احساسات کو بیدار کر دے اور وہ آپ کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے آپ کی تنخواہ میں اضافہ کر دے، اور آپ کی معاشی حالت بہتر ہو جائے

سوم :

آئندہ مستقبل کے بارہ میں خوفزدہ ہونا اللہ سبحانہ وتعالی پر توکل میں کمزوری اور ضعف کی علامت ہے، قوی ایمان والا مومن شخص تو اپنی عمر میں سے کوئی وقت اس لیے نہیں دیتا کہ وہ آنے والے کل کی پریشانی میں مبتلا ہو اور غم میں پڑا رہے

اس کا یہ معنی نہیں کہ مستقبل کی راحت کے لیے جائز اسباب بھی اختیار نہ کیے جائیں، بعض اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے لیے پورے سال کا غلہ اکٹھا کر لیا کرتے تھے

اس کلام سے ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ مومن شخص میں قوت ایمانی ہونی چاہیے جس سے وہ آئندہ مستقبل میں پیش آنے والی پریشانی اور خوف کو ختم اور دور کر سکے

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قوی اور طاقتور مومن اللہ کے ہاں ضعیف اور کمزور مومن سے بہتر اور زیادہ محبوب ہے، اور ہر ایک میں خیر پائی جاتی ہے، جو چیز تمہیں فائدہ دے اس کی حرص رکھو، اور اللہ سے مدد مانگو، اور عاجز مت ہو جاؤ

اور اگر آپ کو کچھ (تکلیف) ہو جائے تو یہ مت کہو کہ اگر میں ایسے ایسے کر لیتا تو یہ ہو جاتا، لیکن یہ کہو کہ اللہ تعالی نے جو مقدر کیا تھا وہی ہو، اور اللہ نے جو چاہا کر دیا کیونکہ اگر (لو) شیطانی عمل کا دروازہ کھولتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2664).

چنانچہ مومن شخص اپنے توکل کی بنا پر قوی و طاقتور ہوتا ہے، اور وہ اپنے خالق و مالک اللہ سبحانہ و تعالی کی مدد و تعاون کر کے قوی ہوتا ہے، مسلمان شخص جو کمزوری اور ضعف یا پھر خوف محسوس کرتا ہے وہ تو صرف شیطانی وسوسہ اور چال ہوتی ہے

اس لیے مومن شخص پر واجب ہے کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کر کے اور اللہ کی مدد طلب کرتے ہوئے اللہ پر حس توکل کے ساتھ اس وسوسہ کو دور کرے

اس لیے آپ جو کام بھی کرنا چاہتے ہیں اس میں اللہ تعالی سے استخارہ کریں، اگر اس کام کے لیے آپ کا شرح صدر ہوا اور وہ کام آپ کے لیے آسان ہو جائے تو آپ اس کام کو کر لیں اور اس میں کسی بھی قسم کا تردد مت کریں، اور اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے کام شروع کر دیں

چہارم :

سامان اور اشیاء منتقل کرنے میں بطور ڈرائیور کام کرنا کوئی گندا اور برا عمل نہیں، اور نہ ہی یہ کام کسی شخص کے لیے عیب کہلاتا ہے، چاہے آپ کے ملک میں یہ کام دوسروں ملکوں سے آنے والے ملازمین کے ساتھ مخصوص ہے

چرواہے کا کام کرنے سے اکثر لوگ پسند نہیں کرتے حالانکہ انبیاء و رسولوں نے یہ کام کیا ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ سبحانہ و تعالی نے جتنے بھی انبیاء مبعوث کیے سب نے بکریاں چرائی ہیں"

صحابہ کرام نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے بھی ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جی ہاں، میں اہل مکہ کی چند قیراط کے عوض بکریاں چرایا کرتا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2143).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"زکریا (علیہ السلام) بڑھئی تھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2379).

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے قرآن مجید میں بتایا ہے کہ داود علیہ السلام لڑائی میں استعمال کی جانے والی درع بنایا کرتے تھے، اور یہ چیز اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں سکھائی تھی

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور ہم نے پہاڑ داود (علیہ السلام) کے تابع کر دیے جو ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے، اور پرندے بھی، اور ہم کرنے والے تھے

اور ہم نے اسے تمہارے لیے لباس بنانے کی کاریگری سکھائی تاکہ لڑائی کے ضرر سے تمہارا بچاؤ ہو، کیا تم شکر گزار بنو گے الانبیاء (79-80).

بلکہ ہو سکتا ہے آپ نے جو کام کرنے کی نیت کر رکھی ہے وہ کمائی اور آمدنی میں سب سے بہتر ہو؛ کیونکہ یہ آپ کے ہاتھ کی کمائی ہوگی، اور پھر حدیث میں وارد ہے کہ :

خالد بن معدان مقدام رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اپنے ہاتھ سے کام کرنے والی کی کمائی سے بہتر کسی کی کمائی نہیں ہے، اور پھر اللہ کے نبی داود علیہ السلام تو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1966).

اس لیے میرے بھائی میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ :

آپ اپنے والد سے بہتر اور اچھے طریقہ سے بات کریں کہ جب آپ اپنا کام پوری دیانتداری سے کر رہے ہیں اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے تو وہ آپ کی تنخواہ میں اضافہ کر کے آپ کی حالت سدھارے، اور اس سلسلہ میں آپ اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا بھی کریں کہ وہ آپ کے والد کا آپ کے لیے شرح صدر کر دے، اور صحیح راہ دکھائے

اور اگر وہ یہ قبول نہ کریں اور آپ کو کوئی ایسی ملازمت اور کام مل جائے جو آپ کے لیے کافی ہو تو آپ کے لیے کوئی دوسرا کام کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ ڈرائیور کا کام ہو یا پھر کوئی اور تاکہ آپ اپنی معاشی حالت کو درست کر سکیں

اور ایسا کرنا قطع رحمی نہیں کہلائیگا، اور جب ڈرائیوری کے کام میں کوئی حرام یا شبہ والی چیز شامل نہیں ہی تو پھر آپ اس کو ہیچ مت تصور کریں اور اسے اختیار کرنے میں ہچکاہٹ کا شکار نہ ہوں، کیونکہ آدمی کے لیے بہتر اور اچھی کمائی وہی ہے جو وہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا ہے

اور اگر آپ کو کوئی ایسا کام ملتا ہے جس پر آپ کا والد اور بھائی بھی موافق ہوں تو ہماری رائے یہی ہے کہ آپ وہ کر لیں، تو اس طرح آپ کے لیے اپنے خاندان والوں کی رضامندی اور کام دونوں کو جمع کر لیں گے

یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا ڈرائیوری اختیار کرنا آپ کی اولاد کے لیے رشتہ داروں میں حرج کا باعث بنے جسے آپ دور نہ کر سکیں، اس لیے آپ ان نفسیاتی امور کو ذرا غور سے دیکھیں

رہا شرعی طور پر جائز ہونے کے اعتبار سے تو یہ جائز ہے اور فی ذاتہ اس کام میں کوئی عیب نہیں، اور نہ ہی یہ کام ہیچ شمار ہوتا ہے، لیکن ہماری رائے ہے کہ آپ اپنے خاندان والوں کی خوشی کا بھی خیال کریں، اور جس ماحول میں رہتے ہیں اس کے عرف کو بھی مد نظر رکھیں کیونکہ یہ اہم ہے، اور پھر آپ ان کی مخالفت بھی نہیں کرنا چاہتے، بلکہ آپ کوئی ایسا کام چاہتے ہیں جس سے آمدنی ہو اور آپ کی معاشی حالت بہتر ہو جائے

اس لیے آپ کوئی ایسا کام تلاش کریں جو آپ کے ماحول کے مناسب ہو، اور اگر ممکن ہو سکے تو آپ اپنے والد کے ساتھ کیے ہوئے کام میں تجربہ سے بھی مستفید ہوں، اور تجارت کریں امید ہے کہ آپ کے لیے یہی مناسب ہوگا

ب اللہ پر حسن توکل کرتے ہوئے آپ مستقبل کے بارہ میں خوف کو دور کر دیں، اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے کثرت سے گریہ زاری کریں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی ہی آپ کو کافی ہے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو عافیت سے نوازے اور آپ کے رزق میں وسعت پیدا فرمائے، اور آپ سے خوف و خدشات کو دور کرے، اور آپ کے والد کا شرح صدر کرے

تاکہ وہ آپ کی حالت کو سدھارنے کا باعث بنے

والله اعلم.